تحفۃ المناظر

مبادیات مناظرہ، اصول حدیث، عقائد، تقلید، رفع یدین، قرأت خلف الامام
میں تراویح، آمین بالجہر، طلاق ثلاثہ، صفات باری تعالیٰ، حاضر و ناظر،
علم غیب، نور و بشر اور عید میلاد النبی پر مکمل و مدلل سیر حاصل بحث

مناظر اسلام وکیل احناف
حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب
استاذ الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی

ترتیب و تخریج
مفتی ضیاء الرحمان ذاکر
سابق استاذ جامعہ فاروقیہ کراچی

مکتبہ عمر فاروق

طلاق ثلاثہ

پاسبان حق @
ٹیلیگرام چینل: pasbanehaq
یوٹیوب چینل: pasbanehaq
واٹس ایپ گروپ: 03117284888
فیس بک: Love for ALLAH

طلاق ثلاثہ

ایک مجلس میں دی گئی تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی یا نہیں؟ جمہور کے نزدیک تینوں واقع ہو جائیں گی، چاہے مجلس ایک ہو یا مختلف، غیر مقلدین کہتے ہیں کہ ایک مجلس میں دی گئی تین طلاقوں میں سے صرف ایک طلاق واقع ہوتی ہے۔

الفاظ طلاق کی مختلف صورتیں

الفاظ طلاق کی مختلف صورتیں ہیں: ۱- أنت طالق وطالق وطالق، ۲- أنت طالق طالق طالق ۳-أنت الطلاق الطلاق الطلاق، ٤- أنت طالق، أنت طالق، أنت طالق ٥- أنت طالق واحدة، أنت طالق ثنتين، أنت طالق ثلاثاً.

پھر عورت مدخول بہا ہے یا غیر مدخول بہا۔ ان تمام صورتوں میں سے کسی ایک صورت کو متعین کریں کہ کس صورت میں تین طلاقوں کو ایک شمار کیا جائے گا؟ یا ان سب کا ایک ہی حکم ہے۔ غیر مقلدین اس میں کسی صورت کی تعیین نہیں کرتے۔

ہم مدخول بہا اور غیر مدخول بہا میں فرق کرتے ہیں۔ اگر مدخول بہا ہو تو ان تمام صورتوں میں تین طلاقیں واقع ہوں گی، اگر غیر مدخول بہا ہو تو "أنت طالق وطالق، أنت طالق طالق طالق" وغیرہ میں صرف ایک طلاق واقع ہوگی کیونکہ پہلی طلاق سے ہی بیوی بائنہ ہو جائے گی اور باقی دو لغو ہوں گی۔

مذاہب

مجلس واحد کی طلاق ثلاثہ کے سلسلے میں جمہور اہل السنۃ والجماعۃ کا مسلک یہی ہے کہ تینوں واقع ہو جائیں گی۔ علامہ نووی رحمہ اللہ "شرح مسلم" میں فرماتے ہیں: "وقد اختلف العلماء فيمن قال لامرأته: أنت طالق

ثلاث، فقال الشافعي ومالك وأبو حنيفة وأحمد وجماهير العلماء من السلف والخلف: يقع الثلاث.
وقال طاؤس وبعض أهل الظاهر: لايقع بذلك إلا واحدة"(۱).

"اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو کہے تمہیں تین طلاق، امام شافعی، امام مالک، امام ابوحنیفہ، امام احمد اور جمہور متقدمین ومتاخرین فرماتے ہیں: تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی، طاؤس اور بعض اہل ظاہر کہتے ہیں کہ صرف ایک طلاق واقع ہوگی"۔

علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وإن طلق ثلاثاً بكلمة واحدة وقع الثلاث، وحرمت عليه حتى تنكح زوجاً غيره، ولا فرق بين المدخول وبعده، روى ذلك عن ابن عباس وأبي هريرة وابن عمر وعبدالله بن عمرو وابن مسعود وأنس، وهو قول أكثر أهل العلم من التابعين والأئمة بعدهم"(۲)۔

"اگر کوئی ایک ہی کلمے سے تین طلاقیں دے تو تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی اور بیوی اس پر حرام ہو جائے گی تاوقتیکہ وہ کسی اور سے نکاح کرے اور وہ اپنی مرضی سے طلاق دے یا اس کا انتقال ہو جائے، چاہے عورت مدخول بہا ہو یا غیر مدخول بہا۔ یہی حکم حضرت ابن عباس، ابوہریرہ، ابن عمر، عبداللہ بن عمرو، ابن مسعود اور حضرت انس سے مروی ہے۔ اکثر تابعین وائمہ کی بھی یہی رائے ہے"۔

پاسبان حق @ یاہو ڈاٹ کام
ٹیلیگرام چینل: t.me/pasbanehaq1
یوٹیوب چینل: pasbanehaq
واٹس ایپ گروپ: 03117284888
فیس بک:

مدعی

اس مسئلے میں غیر مقلدین مدعی ہیں، کیوں کہ مدعی کی تعریف "من إذا ترك ترك" غیر مقلدین پر صادق آتی ہے، اگر وہ اپنے دعویٰ "تین کو ایک شمار کرنا" سے باز آجائیں تو ان سے مناظرہ نہیں ہوگا۔

نیز غیر مقلدین خلاف ظاہر کے دعوی دار ہیں، کیوں کہ بالاتفاق لفظ "تین" کا مدلول معنی بھی تین ہونا چاہیے لیکن غیر مقلدین "تین" کے مدلول کو ایک قرار دیتے ہیں جو کہ خلاف ظاہر ہے اور خلاف ظاہر کا دعوی دار مدعی ہوتا ہے۔

اسی طرح "أنت طالق طالق طالق" دوسرے اور تیسرے لفظ سے دوسری اور تیسری طلاق مراد لیتے

---

(۱) (شرح مسلم للنووي، كتاب الطلاق، باب الطلاق الثلاث: ۱/٤۷۸، قديمي).

(۲) (المغني لابن قدامة، كتاب الطلاق: ۸/۲۲٤، دار الفكر).

تا سیس ہے، اور ان سے دوسری اور تیسری طلاق مراد نہ لینا تاکید ہے۔ جب کہ کلام میں اصل حمل علی التاسیس ہے۔ غیر مقلدین خلاف اصل پر عمل پیرا ہیں۔

مدعی کی ایک اور تعریف "الذی یثبت أمراً زائداً فهو المدعی" بھی غیر مقلدین پر صادق آتی ہے وہ اس طرح کہ تین کا معنی و مدلول تین ہے اتفاقی بات ہے، لیکن غیر مقلدین ایک امر زائد کو ثابت کرتے ہیں کہ اگرچہ تین کا مدلول تین ہے لیکن اس مسئلے میں ایک ہے۔

دعویٰ

مدعی چونکہ غیر مقلدین ہیں لہٰذا دعویٰ لکھنا ان کی ذمہ داری ہے۔ دعویٰ میں ان سے الفاظ طلاق کی مختلف صورتوں میں کسی ایک صورت کی تعیین کروائیں یا یہ لکھوائیں کہ تمام صورتوں کا حکم ایک ہے۔ اسی طرح مجلس واحد کی حدود کی تعیین بھی ضروری ہے کہ مجلس واحد سے مراد ایک طہر کامل ہے، مجلس حقیقی ہے یا مجلس حکمی؟ طلاق وقفے وقفے سے ہو یا لگاتار تین جملے ہوں، دونوں میں فرق ہے یا نہیں؟

اگر غیر مقلدین اپنا دعویٰ لکھیں کہ مجلس واحد میں دی گئی تین طلاقیں خواہ تین جملوں میں ہوں یا ایک ہی جملے سے، وقفہ وقفہ سے ہوں یا بلا وقفہ، بیوی مدخول بہا ہو یا غیر مدخول بہا ایک شمار ہوں گی۔

جواب دعویٰ

اس دعویٰ کے جواب میں ہم جواب دعویٰ یوں لکھیں گے: "مجلس واحد میں دی گئی تین طلاقیں تین ہی شمار ہوں گی"۔

دلائل جمہور

﴿الطلاق مرتان﴾ إلى قوله ﴿فإن طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجاً غيره﴾.[البقرة: ۲۲۹، ۲۳۰].

پہلے ﴿الطلاق مرتان﴾ کا ذکر ہے، اس کے بعد فرمایا ﴿فإن طلقها﴾ "فا" تعقیب بلا فصل کے لئے آتی ہے یعنی دو طلاقوں کے بعد فوراً تیسری طلاق دی جائے تو وہ عورت اس خاوند پر حرام رہتی ہے، تاوقتیکہ شوہر ثانی اس سے نکاح کرے پھر وہ اپنی مرضی سے طلاق دے یا اس کا انتقال ہو جائے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے اسی آیت سے استدلال کیا ہے۔ علامہ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "قال الشافعی

پاسبان حق @ یاہو ڈاٹ کام
ٹیلیگرام چینل: t.me/pasbanehaq1
یوٹیوب چینل: pasbanehaq
واٹس ایپ گروپ: 03117284888
فیس بک: Love for ALLAH

رحمه الله: فالقرآن – والله أعلم – يدل على أن من طلق زوجة له –دخل بها أو لم يدخل بها– ثلاثاً، لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره"(١).

"امام شافعی فرماتے ہیں: قرآن سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ مدخول بہا یا غیر مدخول بہا بیوی کو تین طلاقیں دے تو بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے"۔

٢-علامہ نووی رحمہ اللہ نے ﴿ومن يتعد حدود الله فقد ظلم نفسه لاتدري لعل الله يحدث بعد ذلك أمراً﴾ [الطلاق: ١] کو بھی جمہور کے دلائل میں ذکر کیا۔ فرماتے ہیں: "واحتج الجمهور بقوله تعالى: ﴿ومن يتعد حدود الله فقد ظلم نفسه لاتدري لعل الله يحدث بعد ذلك أمراً﴾ قالوا: معناه ان المطلّق قد يحدث له الندم، فلا يمكنه تداركه لوقوع البينونة، فلو كانت الثلاث لم تقع، لم تقع طلاقه هذا إلا رجعياً، فلا يندم"(٢).

"جمہور کا استدلال ﴿ومن يتعد حدود الله فقد ظلم نفسه لاتدري لعل الله يحدث بعد ذلك أمراً﴾ سے بھی ہے۔ حاصل استدلال یہ ہے کہ طلاق دینے کے بعد کبھی شوہر کو ندامت ہوتی ہے لیکن اب کچھ ہاتھ نہیں آتا، اگر یک وقت دی گئی تین طلاقیں تین نہ ہوتیں بلکہ ایک ہوتی تو اسے رجعی کہا جاتا اور شوہر کو اپنے کئے پر ندامت نہ ہوتی"۔

لكن التالي باطل فالمقدم مثله في البطلان.

٣-عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: "قال سهل: فلما فرغا من تلا عنهما، قال عويمر: كذبت عليها يارسول الله! إن أمسكتها، فطلقها ثلاثاً قبل أن يأمره رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم".

قال في الكتاب: فقد طلق عويمر ثلاثاً بين يدي النبي صلى الله تعالى عليه وسلم، ولو كان ذلك محرماً لنهاه عنه"(٣).

پاسبان حق @ یاہو ڈاٹ کام
ٹیلیگرام چینل: t.me/pasbanehaq1
یوٹیوب چینل: pasbanehaq
واٹس ایپ گروپ: 03117284888
فیس بک: Love for ALLAH

---

(١) (سنن الكبرى للبيهقي، كتاب الخلع والطلاق، باب ماجاء في إمضاء الطلاق الثلاث: ٧/٤٥٤).

(٢) (شرح النووي، كتاب الطلاق، باب طلاق الثلاث: ١/٤٧٨، قديمي).

(٣) (سنن الكبرى للبيهقي، كتاب الخلع والطلاق، باب الاختيار للزوج أن لايطلق إلا واحدة: ٧/٥٣٨).

''سہل فرماتے ہیں: جب وہ دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو عویمر نے کہا: اگر میں اس بیوی کو رکھوں تو پھر مطلب یہ ہوگا کہ میں نے جھوٹا الزام لگایا (حالانکہ اس طرح نہیں) چنانچہ عویمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے قبل ہی بیوی کو تین طلاقیں دیں۔ امام شافعی ''کتاب الام'' میں فرماتے ہیں: عویمر نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے تین طلاقیں دیں، اگر ایسا کرنا حرام ہوتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں منع فرماتے''۔

٤- "عن عائشة أن رجلاً طلق امرأته ثلاثاً، فتزوجت، فطلقت، فسئل النبي صلى الله تعالى عليه وسلم أتحل للأول؟ قال: لا، حتى يذوق عسيلتها كما ذاق الأول"(١).

''حضرت عائشہ فرماتی ہیں: ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں، اس نے دوسری جگہ نکاح کیا وہاں سے بھی طلاق ہوگئی، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: اب وہ پہلے شوہر کے لئے حلال ہے اگر پہلا شوہر اس سے نکاح کرنا چاہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرا شوہر اس کی مجامعت سے لطف اندوز نہ ہو جس طرح پہلا لطف اندوز ہوا''۔

امام بخاری کے صنیع سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مجلس واحد کی تین طلاقوں کو تین ہی سمجھتے ہیں، اسی وجہ سے انہوں نے "باب من أجاز الطلاق الثلاث" باب قائم کیا۔ لیکن "باب من جعل الثلاث واحدة" وغیرہ قائم نہیں کیا۔

٥- ''بیہقی'' میں حضرت ابن عمر کی حدیث ہے، حضرت ابن عمر فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا: "فقلت: يارسول الله! أفرأيت لو أني طلقتها ثلاثاً كان يحل لي أن أراجعها؟ قال: لا، تبين منك وتكون معصية"(٢).

''میں نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا: اگر میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیتا تو میرے لئے پھر مراجعت جائز ہوتی؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں

(١) (الصحيح للبخاري، كتاب الطلاق، باب من أجاز الطلاق الثلاث: ٧٩١/٢، قديمي).

(٢) (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الخلع والطلاق، باب ماجاء في إمضاء الطلاق الثلاث: ٥٤٧/٧).

پاسبان حق @ یاہو ڈاٹ کام
ٹیلیگرام چینل: t.me/pasbanehaq1
یوٹیوب چینل: pasbanehaq
واٹس ایپ گروپ: 03117284888
فیس بک: Love for ALLAH

بلکہ وہ تم سے الگ ہو جاتی اور ایسا کرنے (یک وقت تین طلاقیں دینے) کا گناہ ہوتا"۔

۲- حضرت رکانہ رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت "أتيت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم، فقلت: يا رسول الله! إني طلقت امرأتي البتة، فقال: ما أردت بها؟ قلت: واحدة، قال: والله، قلت: والله"(۱).

"میں نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے، آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے پوچھا: تمہارا کتنی طلاقوں کا ارادہ تھا؟ میں نے کہا: ایک طلاق کا ارادہ تھا، آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: حلفیہ کہتے ہو، میں نے کہا: حلفیہ کہتا ہوں"۔

اگر تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتیں تو قسم لینے کی ضرورت نہیں تھی اور نہ ہی یہ پوچھنے کی ضرورت تھی کہ آپ نے کتنی طلاقوں کا ارادہ کیا۔

غیر مقلدین کے دلائل

۱- حضرت ابن عباس کی روایت: "كان الطلاق على عهد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وأبي بكر وسنتين من خلافة عمر طلاق الثلث واحدة، فقال عمر بن الخطاب: إن الناس قد استعجلوا في أمر كانت لهم فيه أناة، فلو أمضيناه عليهم، فأمضاه عليهم"(۲).

"آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے عہد اور حضرت عمر کے ایام خلافت کے ابتدائی دو سال میں تین طلاقیں ایک ہی ہوتی تھیں، حضرت عمر نے فرمایا لوگوں نے اپنے معاملے میں جلد بازی سے کام لیا حالانکہ ان کو سوچنے اور سمجھنے کا وقت حاصل تھا، ہم کیوں نہ ان تین کو ان پر نافذ کر دیں تو حضرت عمر نے ان پر تین ہی نافذ کر دیں"۔

جواب: علامہ ابن حزم ظاہری فرماتے ہیں: "وأما حديث طاؤس عن ابن عباس الذي فيه

(۱) (سنن الترمذي، أبواب الطلاق واللعان، باب ماجاء في الرجل طلق امرأته: ۲۲۲/۱، سعيد).

(سنن أبي داؤد، كتاب الطلاق، باب في طلاق البتة: ۳۰۷/۱، إمداديه).

(۲) (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الخلع والطلاق، باب من جعل الثلاث واحدة: ۵۵۰/۷).

پاسبان حق @ یاھوڈاٹ کام
ٹیلیگرام چینل: t.me/pasbanehaq1
یوٹیوب چینل: pasbanehaq
واٹس ایپ: 03117284888
فیس بک: Love for ALLAH

ثلاث كانت واحدةً، وترد إلى الواحدة وتجعل واحداً، فليس بشيء منه أنه عليه السلام هو الذى جعلها واحدةً أو ردّها إلى الواحد، ولا أنه عليه الصلوة والسلام علم بذلك فأقره، ولا حجة إلا فيما صح أنه عليه السلام قاله أو فعله أو علمه فلم ينكره"(۱).

''طاؤس کی حدیث جسے وہ ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ'' تین طلاقیں ایک ہوتی تھیں اور انہیں ایک بنایا وشمار کیا جاتا'' اس حدیث میں بالکل یہ تصریح نہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین کو ایک بنایا وشمار کیا ہو اور نہ ہی یہ بات ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا ہو اور آپ نے اسے برقرار رکھا ہو، تین طلاقوں کو ایک بنانا نہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول سے ثابت ہے اور نہ فعل وتقریر سے اور دلیل وحجت وہ ہے جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قول یا فعل یا تقریر ہو''۔

۲- علامہ بیہقی فرماتے ہیں کہ یہ روایت حضرت ابن عباس کی دیگر تمام روایات کے مخالف ہے کیونکہ ان میں تین طلاقوں کو تین ہی بتایا گیا ہے۔ اسی وجہ سے امام بخاری نے اسے اپنی ''صحیح'' میں ذکر نہیں کیا۔ "هذا الحديث أحدما اختلف فيه البخارى ومسلم، فأخرجه مسلم وتركه البخارى، وأظنه إنما تركه لمخالفته سائر الروايات عن ابن عباس"(۲).

۳- ایک جواب یہ ہے کہ پہلے اسی طرح تھا جس طرح حضرت ابن عباس بیان فرماتے ہیں لیکن پھر یہ منسوخ ہو گیا۔ علامہ بیہقی فرماتے ہیں: "فالذى يشبه -والله أعلم- أن ابن عباس قد علم أن كان شيأ فنسخ"(۳).

ایک اشکال کا جواب

رہا یہ مسئلہ کہ نسخ کا قول اختیار کرنا دعویٰ بلا دلیل ہے تو علامہ بیہقی اس کے جواب میں فرماتے ہیں: "لا يشبه أن يكون ابن عباس يروى عن رسول الله شيأ ثم يخالفه بشيء لم يعلمه كان من النبى صلى الله عليه وسلم فيه خلاف". قال الشيخ: رواية عكرمة عن ابن عباس قد مضت فى النسخ، وفيه

---

(۱) المحلى، كتاب الطلاق، مسألة: ١٩٤٥، هل الطلاق الثلث مجموعة بدعة أم لا: ٣٩١/٩-٣٩٢.

(۲) السنن الكبرى للبيهقى، كتاب الخلع والطلاق، باب من جعل الثلاث واحدة: ٥٥١/٥.

(۳) السنن الكبرى للبيهقى، كتاب الخلع والطلاق، باب من جعل الثلاث واحدة: ٥٥٣/٥.

تاكيد لصحة هذا التأويل"(١).

٤- یہ حدیث غیر مدخول بہا کے بارے میں ہے اور غیر مدخول بہا کو اگر انت طالق طالق طالق تین الگ الگ الفاظ سے طلاق دی جائے تو وہ پہلی طلاق سے ہی بائنہ ہو جاتی ہے کیونکہ باقی دو کا محل ہی باقی نہ رہا، یہی وجہ ہے کہ امام نسائی نے اس حدیث پر "باب طلاق الثلث المتفرقة قبل الدخول بالزوجة" کا باب قائم کیا ہے(٢)۔

اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ امام ابوداؤد نے اسی روایت کو ان الفاظ سے نقل کیا: "أما علمت أن الرجل كان إذا طلق امرأته ثلاثاً قبل أن يدخل بها جعلوها واحدةً"(٣).

"اگر کوئی شخص غیر مدخول بہا بیوی کو تین طلاقیں دیتا تو اسے ایک شمار کرتے تھے"۔

غیر مقلدین اس پر اعتراض کرتے ہیں کہ "ابوداؤد" کی روایت میں "عن أيوب عن غير واحد عن طاؤس" ہے، تو "غير واحد" مجہول ہے۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ "غير واحد" سے ابراہیم بن میسرۃ اور ان کے ساتھی مراد ہیں(٤)۔

ابویحیی الساجی رحمہ اللہ بھی اس روایت کی یہی تاویل کرتے ہیں۔ علامہ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وذهب أبويحي الساجي إلى أن معناه إذا قال للبكر: أنت طالق، أنت طالق، أنت طالق كانت واحدةً، فغلظ عليهم عمر رضي الله عنه، فجعلها ثلاثاً"(٥).

"ابویحیی ساجی فرماتے ہیں: تین طلاقوں کو ایک شمار کرنے کا معنی یہ ہے کہ غیر مدخول بیوی کو تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے کے الفاظ سے طلاق دیتے تو انہیں ایک شمار کرتے، حضرت عمر نے ان پر سختی کی اور انہیں تین شمار کیا"۔

٥- محدث کبیر امام ابوزرعہ رحمہ اللہ اس حدیث کا مطلب یوں بیان کرتے ہیں: "عن عبدالرحمن بن

---

(١) (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الخلع والطلاق، باب من جعل الثلاث واحدةً: ٥٥٣/٧).

(٢) (سنن النسائي، كتاب الطلاق، باب طلاق الثلث قبل الدخول بالزوجة: ٢/ ١٠٠، قديمي).

(٣) (سنن أبوداؤد، كتاب الطلاق، باب بقية نسخ المراجعة بعد التطليقات الثلث: ٣٠٦/١، إمداديه).

(٤) (فتح الباري، كتاب الطلاق، باب من جوّز الطلاق الثلث: ٤٥٤/٩، قديمي).

(٥) (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الخلع والطلاق، باب من جعل الثلاث واحدةً: ٥٥٤/٥).

پاسبان حق @ یاہو ڈاٹ کام
ٹیلیگرام چینل: t.me/pasbanehaq1
یوٹیوب چینل: pasbanehaq
واٹس ایپ گروپ: 03117284888
فیس بک: Love for ALLAH

أبي حاتم، قال: سمعت أبا زرعة يقول: معنى هذا الحديث عندي أن ماتطلقون أنتم ثلاثاً، كانوا يطلقون واحدةً في زمن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وأبي بكر وعمر رضي الله تعالى عنهما"(۱).

"اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آج کل تم لوگ تین طلاقیں دینے کے بعد یہ سمجھتے ہو کہ اب بیوی سے مکمل مفارقت ہوئی حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر وعمر کے دور میں ایک طلاق دیتے تھے (اس کے بعد تا اختتام عدت رجوع نہیں کرتے اور مفارقت ہوجاتی)"۔

۶- امام شافعی رحمہ اللہ اس کی تاویل یہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس یہ بتانا چاہ رہے ہیں کہ جب اللہ رب العزت نے طلاق کا عدد متعین کیا اور طلاق کے سلسلے میں شوہر کو خود مختار بنایا تو ایک طلاق اور تین طلاق دونوں برابر ہیں کہ جتنی طلاقیں بھی شوہر دے گا اتنی ہی واقع ہوں گی: "قال الشافعي رحمه الله: ولعل ابن عباس أجاب على أن الثلاث والواحدة سواء [وإذا جعل الله عزوجل عدد الطلاق على الزوج وأن يطلق متى شاء، فسواء الثلاث والواحدة وأكثر من الثلاث] في أن يقضي بطلاقه"(۲).

۷- ایک جواب یہ ہے کہ تین طلاقوں سے مراد طلاق بائنہ ہے۔ "قال الشيخ: ويحتمل أن يكون عبر بالطلاق الثلث عن طلاق البتة، فقد ذهب إليه بعضهم"(۳).

دوسری دلیل

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ حضرت رکانہ نے تین طلاقیں دی تھیں، پھر بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رجوع کا حکم دیا تھا: "فقال: إني طلقتها ثلاثاً يارسول الله! قال: قد علمت، راجعها، وتلى ﴿يأيها النبي إذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن﴾(٤).

---

(۱) السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الخلع والطلاق، باب من جعل الثلاث واحدة: ۵۵٤/۷.

(۲) السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الخلع والطلاق، باب من جعل الثلاث واحدة: ۵۵۳/۷.

(۳) السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الخلع والطلاق، باب من جعل الثلث واحدة: ۵۵٤/۵.

(٤) سنن أبي داود، كتاب الطلاق، باب بقية نسخ المراجعة: ۳۰۵/۱-۳۰٦، إمداديه.

''حضرت رکانہ نے فرمایا: میں نے بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے معلوم ہے، پھر بھی رجوع کرلو، اس کے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی:
﴿یاأیها النبي إذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن﴾".

جواب: علامہ نووی رحمہ اللہ اس کے متعلق فرماتے ہیں: "وأما الرواية التي رواها المخالفون أن ركانة طلق ثلاثاً، فجعلها واحدةً، فرواية ضعيفة عن قوم مجهولين"(١).

''تین طلاقوں کو ایک شمار کرنے والے حضرات جو روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت رکانہ نے تین طلاقیں دی تھیں اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ایک شمار کیا تو یہ روایت ضعیف ہے، اس کے رواۃ بھی مجہول ہیں''۔

٢- علامہ بیہقی اسی روایت کو "عن محمد بن إسحق، عن داود بن حصين، عن عكرمة، عن ابن عباس" کی سند سے روایت کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"وهذا الإسناد لا تقوم به حجة مع ثمانية رووا عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما فتيه بخلاف ذلك، ومع رواية أولاد ركانة أن طلاق ركانة كان واحدةً"(٢).

''یہ سند قابلِ اعتماد نہیں خاص کر کہ آٹھ راوی حضرت ابن عباس کا فتویٰ اس کے خلاف نقل کرتے ہیں اور مزید یہ کہ حضرت رکانہ کی اولاد (گھر کی شہادت) بھی یہ روایت کرتی ہے کہ حضرت رکانہ نے ایک طلاق دی تھی''۔

٣- حضرت رکانہ نے تین طلاقیں نہیں دی تھیں، اسی لئے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رجوع کا حکم دیا تھا، "ابوداؤد" میں ہے: "عن يزيد بن ركانة، عن أبيه، عن جده "أنه طلق امرأته البتة، فأتى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، فقال: ماأردتَ؟ قال: واحدةً، قال: آلله؟ قال: آلله، قال: هو على ماأردتَ".

قال أبوداود: وهذا أصح من حديث ابن جريج "أن ركانة طلق امرأته ثلاثاً"؛ لأنهم تعـ

(١) (شرح النووي، كتاب الطلاق، باب طلاق الثلث: ١/٤٧٨، قديمي).

(٢) (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الخلع والطلاق، باب من جعل الثلاث واحدة: ٧/٥٥٥).

يته، وهم أعلم به، وحديث ابن جريج رواه عن بعض بني رافع، عن عكرمة، عن ابن عباس"(۱).

"حضرت رکانہ نے اپنی بیوی کو طلاق دی، جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے پوچھا کتنی طلاقوں کا ارادہ تھا؟ حضرت رکانہ نے جواب دیا ایک طلاق کا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حلفیہ کہتے ہو، حضرت رکانہ نے کہا: حلفیہ کہتا ہوں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جتنی طلاقوں کا تم نے ارادہ کیا اتنی ہی واقع ہوئیں۔

امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ حدیث ابن جریج کی روایت کردہ حدیث سے اصح ہے جس میں ہے کہ "رکانہ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی تھیں"۔ یہ حدیث اس لئے اصح ہے کہ اس کے راوی خود حضرت رکانہ کے اہل خانہ ہیں اور وہ اس معاملے کو زیادہ جانتے ہیں کہ رکانہ نے کتنی طلاقیں دیں؟ جب کہ ابن جریج کی حدیث کے رواۃ بعض بنی رافع مجہول ہیں"۔

ایک طلاق کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے جسے حاکم نے نقل فرمایا: "فطلقها الثانية في زمن عمر والثالثة في زمن عثمان"(۲).

فتاویٰ صحابہ

صحابہ کرام کے فتاویٰ بھی یہی ہیں کہ مجلس واحدہ میں دی گئی تینوں طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

"وكان ابن عمر إذا سئل عن ذلك، قال لأحدهم: إن كنت طلقتها ثلاثاً فقد حرمت عليك حتى تنكح زوجاً غيرك، وعصيت الله عزوجل فيما أمرك من طلاق امرأتك"(۳).

"حضرت ابن عمر سے جب مجلسِ واحد کی تین طلاقوں کے متعلق پوچھا جاتا تو آپ فرماتے اگر تم نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں تو یقیناً وہ تم پر حرام ہوگئی جب تک کسی اور سے نکاح نہ کرے۔ اس طرح طلاق دینے میں تم نے اللہ کے حکم کی بھی نافرمانی کی"۔

---

(۱) (سنن أبي داود، كتاب الطلاق، باب في البتة: ۱/۳۰۷-۳۰۸، إمدادية).

(۲) (المستدرك للحاكم، كتاب الطلاق: ۲/۲۱۸، دار الكتب العلمية).

(۳) (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الخلع والطلاق، باب الاختيار للزوج: ۷/۵٤۲، دار الكتب العلمية بيروت).

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فتویٰ

"عن مجاهد، قال: كنت عند ابن عباس رضي الله تعالى عنهما، فجاءه رجل، فقال: إنه طلق امرأته ثلاثاً، فسكت حتى ظننا أنه رادها إليه، ثم قال: ينطلق أحدكم فيركب الحموقة، ثم يقول: ياابن عباس ياابن عباس وإن الله جل ثناءه قال: ﴿ومن يتق الله يجعل له مخرجاً﴾ وإنك لم تتق الله، فلا أجدلك مخرجاً، عصيت ربك، وبانت منك امرأتك"(۱).

''مجاہد فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر تھا ایک شخص آیا اور کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں، حضرت ابن عباس نے اس پر سکوت اختیار کیا۔ ہم نے یہ خیال کیا کہ شاید وہ اس عورت کو واپس اسے دلانا چاہتے ہیں، مگر ابن عباس نے فرمایا تم خود حماقت کا ارتکاب کرتے ہو اور پھر کہتے ہو اے ابن عباس! اے ابن عباس! بات یہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ سے نہ ڈرے تو اس کے لئے کوئی راہ نہیں نکل سکتی۔ تم نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے تو اب تمہارے لئے کوئی گنجائش ہی نہیں، تمہاری بیوی اب تم سے بالکل علیحدہ ہوچکی ہے''۔

"عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما في رجل طلق امرأته ألفاً، قال: أما الثلاث فتحرم عليك امرأتك، وبقيتهن عليك وزرٌ، اتخذت آيات الله هزواً"(۲).

''حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے ہزار طلاقیں دینے والے شخص کو کہا کہ تین طلاقوں سے تو تمہاری بیوی تم پر حرام ہوگئی، باقی تمہارے لئے وبال جان ہیں کہ تم نے اللہ کی آیات کے ساتھ مذاق کیا''۔

"عن عطاء، عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما في مائة، قال: سبع وتسعون اتخذت آيات الله هزواً"(۳).

---

(۱) (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الخلع والطلاق، باب الاختيار للزوج: ۷/۲ ٤ ٥، دار الكتب العلمية بيروت).

(۲) (أيضاً).

(۳) (أيضاً).

پاسبان حق @ یاہو ڈاٹ کام
ٹیلیگرام چینل: t.me/pasbanehaq1
یوٹیوب چینل: pasbanehaq
واٹس ایپ گروپ: 03117284888
فیس بک: Love for ALLAH

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

عن مسروق، قال: سأل رجل لعبد الله رضی الله تعالی عنه، فقال: رجل طلق امرأته مائة، قال: بانت بثلاث، وسائر ذلك عدوان"(۱).

''مسروق فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے پوچھا کہ اگر کوئی سوطلاقیں دے تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تین سے جدائی اور باقی وبال جان ہیں''۔

"عن علقمة، قال: جاء رجل إلى عبدالله، فقال: إني طلقت امرأتي مائة، قال: بانت منك ثلاث، وسائرهن معصية"(۲).

''علقمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو سوطلاقیں دی تھیں، آپ نے فرمایا: تین سے جدائی ہوگئی اور باقی وبال جان ہیں''۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

عن حميد بن واقع بن سحبان أن رجلاً أتى عمران بن حصين رضي الله تعالى عنه -وهو في المسجد- فقال: رجل طلق امرأته ثلاثاً وهو في مجلس، قال: أثم بربه، وحرمت عليه امرأته، قال: فانطلق الرجل، فذكر ذلك لأبي موسى رضي الله تعالى عنه، يريد بذلك عيبه، فقال: ألا ترى أن عمران بن حصين قال كذا وكذا، فقال أبو موسى: أكثر الله فينا مثل أبي نجيد"(۳).

''حضرت عمران بن حصین مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے یہ سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دی ہیں، اب وہ کیا کرے؟ حضرت عمران نے فرمایا کہ اس نے رب کی نافرمانی کی ہے اور اس کی بیوی اس پر حرام ہوگئی، سائل وہاں سے چل کر حضرت ابوموسیٰ اشعری کے پاس پہنچا اور اس خیال سے ان سے بھی یہی

پاسبان حق @ یوٹیوب چینل ٹیلیگرام چینل: t.me/pasbanehaq1 یوٹیوب چینل: pasbanehaq واٹس ایپ فیس بک: Love for ALLAH

---

(۱) (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الخلع والطلاق، باب الاختيار للزوج: ۵۴۴/۷، دار الكتب العلمية بيروت).

(۲) (أيضاً).

(۳) (أيضاً).

سوال کیا کہ شاید وہ اس کے خلاف فتویٰ دیں، مگر حضرت ابوموسیٰ نے حضرت عمران بن حصین کی تائید کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہم میں ابونجید جیسے آدمی مزید پیدا فرمائے"۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

"عن حبيب بن أبي ثابت، عن بعض أصحاب، قال: جاء رجل إلى علي رضي الله تعالى عنه، فقال: طلقت امرأتي ألفاً، قال: ثلاث تحرمها عليك، واقسم سائرها بين نسائك"(۱).

"ایک شخص حضرت علی کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دی ہیں، انہوں نے فرمایا: تین طلاقیں تو اس کو تجھ پر حرام کر دیتی ہیں اور باقی ماندہ طلاقیں اپنی دوسری بیویوں میں تقسیم کر دو"۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتوی

عن قيس بن أبي حازم، قال: سأل رجل المغيرة بن شعبة -وأنا شاهد- عن رجل طلق امرأته مائة، قال: ثلاث تحرم، وسبع تسعون فضل"(۲).

"حضرت قیس بن حازم فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت مغیرہ بن شعبہ سے میری موجودگی میں پوچھا کہ اگر کوئی بیوی کو سو طلاقیں دے تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے جواب دیا: تین طلاقوں نے اسے حرام کر دیا اور باقی ستانوے زائد ہیں"۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل وفتویٰ

عن سويد بن غفلة قال: كانت عائشة الخثعمية عند الحسن بن علي رضي الله تعالى عنه، فلما قتل علي رضي الله تعالى عنه، قالت: لتهنئك الخلافة، قال: لقتل علي تظهرين الشماتة! اذهبي فأنت طالق يعني ثلاثاً، قال: فتلفعت بثيابها وقعدت حتى قضت عدتها، فبعث إليها ببقية بقيت لها من صداقها وعشرة آلاف صدقة، فلما جاءها الرسول، قالت: متاع قليل من حبيب مفارق، فلما بلغه قولها، بكى ثـ

(۱) (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الخلع والطلاق، باب الاختيار للزوج: ۵۴۸/۷، دار الكتب العلمية بيروت).

(۲) (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الخلع والطلاق، باب الاختيار للزوج: ۵۴۹/۷، دار الكتب العلمية بيروت).

پاسبان حق @ یاہو ڈاٹ کام
ٹیلیگرام چینل t.me/pasbanehaq
یوٹیوب چینل pasbanehaq
واٹس ایپ گروپ 03117284888
فیس بک Love for ALLAH

قـ : لولا أني سمعت جدی أو حدثني أبي أنه سمع جدی يقول: "أيما رجل طلق امرأته ثلاثاً عند الأقراء أو ثلاثاً مبهمةً لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره"، لراجعتها"(١).

"عائشہ خثعمیہ حضرت حسن کے نکاح میں تھیں، جب حضرت علی شہید ہو گئے اور حضرت حسن کے ہاتھ پر لوگوں نے بیعت کر کے ان کو امیر المومنین منتخب کیا تو حضرت حسن کی بیوی عائشہ خثعمیہ نے اپنے خاوند سے کہا کہ اے امیر المؤمنین! آپ کو آپ کی خلافت مبارک ہو، اس پر حضرت حسن نے فرمایا کہ کیا یہ مبارک باد حضرت علی کی شہادت پر ہے؟ تو اس پر خوشی کا اظہار کر رہی ہے؟ جا تجھے تین طلاقیں ہیں۔ اس نے اپنی عدت کے کپڑے اوڑھ لئے اور وہیں عدت گزاری، جب عدت ختم ہوئی تو حضرت حسن نے انہیں ان کا باقی مہر (جو ابھی تک ادا نہیں کیا تھا) دیا اور مزید دس ہزار درہم بھی دیئے۔ جب یہ رقم انہیں ملی تو کہنے لگیں: جدا کرنے والے پیارے کے مقابلے میں یہ مال کم ہے"۔ اس پر حضرت حسن کے آنسو نکل آئے اور فرمایا: اگر میں نے اپنے نانا جان محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا یا یہ فرمایا کہ میرے والد ماجد حضرت علی نے اگر نانا کی یہ حدیث نہ سنائی ہوتی "جو شخص اپنی بیوی کو ایک دفعہ تین طلاقیں دے دے یا تین طہروں میں تین طلاقیں دے تو وہ اس کے لئے حلال نہیں ہوتی تاوقتیکہ وہ کسی اور مرد سے نکاح نہ کرے" تو میں ضرور اس کی طرف رجوع کر لیتا"۔

☆......☆......☆......☆......☆

پاسبان حق @ یاہو ڈاٹ کام
ٹیلیگرام چینل: t.me/pasbanehaq1
یوٹیوب چینل: pasbanehaq
واٹس ایپ گروپ: 03117284888
فیس بک: Love for ALLAH

---

(١) (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الخلع والطلاق، باب الاختيار للزوج: ٧/٥٠٠، دار الكتب العلمية بيروت).